(۱) اس پر مغز اور معرکۃالارا مقالے کے ۹۲ صفحات میں سے کون کونسے صفحے اور کون کونسی سطریں کن کن ''انگریزی'' ماخذوں سے ماخوذ ہیں ۔ اور

(۲) تیس سے زائد حدیثوں میں سے کتنی اور کن کن حدیثوں پر ان ''مستشرقین'' نے کیا کلام کیا ہے ۔

ہم حضرت مولانا سے درخواست کرینگے کہ وہ ایک کالم میں ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب کی ''ماخوذ'' تحریر اور اس کے مقابل کالم میں ان کے ''انگریزی ماخذوں'' کے اصل متن نہ سہی ان کے عربی ترجمے شائع فرمائیں تاکہ بات بالکل صاف ہوجائے۔ ہم پورے ادب و احترام کے ساتھ ان سے ایک اور التجا کرینگے کہ وہ اقتباسات کے نقل کے کام کو بہ نفس نفیس سر انجام دینے کی زحمت گوارا فرمائیں اسے ابواسامہ عجمی یا حبیب اللہ مختار جیسے ان طالب علموں کے سپرد نہ فرمائیں جنہوں نے **یُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ** کی عملی تفسیر میں درجہ تخصص حاصل کر رکھا ہے ۔

مولانا محمد یوسف بنوری کا محولہ بالا بیان بڑا عمومی ہے ' جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب کے اس مقالے کے ۹۲ صفحات اگر تمامتر نہیں تو بیشتر یقیناً ''انگریزی ماخذوں'' سے ماخوذ ہیں ۔ ہمیں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی جلالت شان کا احترام ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ انہوں نے ایسا عام اور قطعی بیان پوری ذمہ داری کے ساتھ دیا ہوگا اور اس کے لئے ان کے پاس پہلے سے ثبوت موجود ہوگا۔ ان کی اس ذمہ داری کی بنا پر ہم ان سے ثبوت کے لئے درخواست کرنے بلکہ اس کا مطالبہ کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں ۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ان شواہد کو جن کی بنا پر انہوں نے یہ عمومی بیان بڑے دعویٰ کے ساتھ دیا ہے اپنے کتب خانہ تک جس میں ''عربی زبان میں وہ سارا ذخیرہ موجود ہے'' محدود نہ رکھینگے بلکہ ماہنامہ ''بینات'' کی قریب ترین اشاعت میں تقابلی جدول کی شکل میں شائع فرمائینگے ۔ اور اگر وہ مناسب سمجھیں تو ان کے مہیا کردہ شواہد کو ''فکر و نظر'' کے صفحات پر شائع کرنے کے لئے ہم بخوشی تیار ہیں ۔

(۲)

''بینات'' کی اسی اشاعت میں مدرسہ اسلامیہ عربیہ ' نیو ٹاؤن ، کے حدیث کے درجۂ تخصص کے ایک طالب علم محمد حبیب اللہ مختار دھلوی نے ''وضع حدیث کی تاریخ اور قدماء محدثین پر وضع حدیث کا بے جا الزام'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ھے - جس میں وضع حدیث کی تاریخ پر بعض مصنفوں کے اقوال جمع کرلے سے پہلے مضمون نگار نے ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب کے مقالہ ''سنت و حدیث'' کی پانچویں قسط (''فکر و نظر'' جنوری و فروری ۱۹۶۴ع کا مشترکہ شمارہ) کے چند اقتباسات '' غیر ذمہ دارانہ طور پر '' ''یوں گوھر افشانی فرماتے ھیں'' اور اس قسم کے دوسرے فقروں کی تمہیدوں کے ساتھ نقل کردئے ھیں - اور اس کے بعد اپنا سارا زور قلم اور جوش غضب اس بات پر صرف کیا ھے کہ

> ''ھم وضع حدیث کے متعلق نظریہ مستند کتابوں سے نقل کر کے ''مقالہ نگار'' کی کوتاہ نظری کو بے نقاب کرنا چاھتے ھیں خصوصاً امام نووی رحہ پر ان کی شرمناک دست درازی کو واضح کرنا ضروری سمجھتے ھیں - '' (ص ۱۴۴)

امام نووی رحہ پر مبینہ ''شرمناک دست درازی'' کی داستان بڑی دردناک ھے - ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب نے اس بنیادی مفہوم کی وضاحت کے لئے جس کے لحاظ سے وہ فقہی و کلامی قسم کی احادیث کی حجیت کے قائل ھیں ، چار تنقیحات پیش کی تھیں (ملاحظہ ھو ''فکر و نظر ،' جنوری و فروری کا مشترکہ شمارہ ص ۹ تا ص ۱۷) ان میں سے تنقیح دوم یہ تھی کہ

> ''ھمیں یہ دیکھنا چاھئے کہ محدثین خود اپنی مساعی کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے - کیا وہ تمام صحیح کہلانے والی احادیث مرفوع کے رسول اللہ علیہ و سلم سے تاریخی صحت کے ساتھ مروی ھونے کے قائل تھے؟ ان سوالات کا جواب دیتے وقت ھمیں مندرجہ ذیل روایات کو پیش نظر رکھنا چاھئے - '' (ص ۱۲)

مندرجہ بالا تمہید کے بعد ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب نے مستند محدثوں کی کتابوں سے پانچ روایتیں پیش کی تھیں - ان میں سے دوسری اور تیسری روایتیں '' فکر و نظر'' شمارہ محولہ بالا کے صفحات ۱۷ و ۱۳ پر جس طرح درج ھیں ان کو یہاں پر نقل کیا جاتا ھے ، بلکہ ان کا عکسی چربہ پیش کیا جاتا ھے -